عبدالستار افغانی مرحوم

(۱)

نذیر الحسن

موت سے کس کو رستگاری ہے مگر بعض افراد کی موت کچھ اس شان کی ہوتی ہے کہ اس کی یادیں دل میں بسی رہ جاتی ہیں۔ جانے والا چلا جاتا ہے مگر اپنے پیچھے اپنے اعلیٰ کارنامے اور خوش گوار یادیں ہمیشہ کے لیے چھوڑ جاتا ہے جو تادیر ذہن سے محو نہیں ہو پاتیں۔ محترم عبدالستار افغانی کی رحلت بھی کچھ اسی نوعیت کی ہے۔ وہ جنھیں عوام نے شہر کی مثالی تعمیر و ترقی پر 'بابائے کراچی' کا خطاب دیا تھا، آج ہم میں نہیں۔ ۱۱ شوال ۱۴۲۷ھ (۵ نومبر ۲۰۰۶ء) کو وہ اپنے خالق حقیقی سے جاملے ـــــ انا للّٰہ وانا الیہ رٰجعون۔

عبدالستار افغانی کے آباواجداد ۱۵۰ سال قبل افغانستان میں غازی امان اللہ خان کی بغاوت کے بعد ممبئی منتقل ہوگئے۔ بعدازاں ان کے خاندان کے افراد ۵۰ سال ممبئی میں گزارنے کے بعد کراچی آگئے۔ وہ ۱۹۳۰ء میں کراچی کے علاقے لیاری میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم انھوں نے بی ایف اسکول لیاری سے حاصل کی اور پھر جامعہ کراچی سے بی اے کیا۔ سیاسی اور سماجی سرگرمیوں میں حصہ لینے کا رجحان ان کے اندر اوائل عمری ہی سے موجود تھا۔ ابھی ان کی عمر صرف ۱۴ سال تھی کہ وہ جماعت اسلامی میں شامل ہوگئے اور تادمِ مرگ اس سے وابستہ رہے۔ کسی بھی سیاسی جماعت سے طویل عرصے تک وابستہ رہنے کی یہ ایک عظیم مثال ہے۔

سیاسی زندگی کا آغاز انھوں نے ۱۹۶۲ء میں ایوب خان کے زمانے میں بی ڈی سسٹم کا ممبر منتخب ہوکر کیا۔ پھر ایک عرصے تک وہ شہری کمیٹی کے رکن رہے مگر شہر کے سیاسی اُفق پر وہ اس وقت

اُبھر کر سامنے آئے جب ۱۹۷۹ء میں' کراچی کے بلدیاتی انتخابات میں چار سال کے لیے کراچی کے میئر منتخب ہوئے۔ ستایش کی تمنا اور صلے کی امید سے بے نیاز ہو کر عوام کی بے لوث خدمت پر کراچی کے عوام نے انھیں ۱۹۸۳ء میں دوبارہ میئر منتخب کیا۔

ان کی اصول پسندی پر مبنی سیاست' حق گوئی و بے باکی اور عوامی خدمت کسی سے ڈھکی چھپی نہیں۔ کراچی کو روشنیوں کا شہر بنانے کے لیے ان کی شبانہ روز کاوشوں کے ان کے ہم نوا و ناقد' سب ہی قائل ہیں۔ ان کی میئرشپ میں کراچی کی تعمیر و ترقی کا جس قدر کام ہوا ہے' کراچی کی تاریخ میں اس کی مثال ملنا مشکل ہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ: ''میں کراچی کا میئر ہوں اور کراچی کا ہر علاقہ اور ہر بستی میری بستی ہے۔ ان بستیوں کا بسانا اور ان کو ترقی دلوانا میرا اولین فرض ہے''۔ یہی وجہ ہے کہ کراچی کی سیاسی جماعتیں اور عوام' پارٹی وابستگی سے بالاتر ہو کر ان کی خدمات کا اعتراف کرنے پر خود کو مجبور پاتے ہیں۔ ان کی نماز جنازہ میں تمام مذہبی و سیاسی جماعتوں کے رہنماؤں اور کارکنوں کی بڑی تعداد میں شرکت عبدالستار افغانی کی ہردل عزیزی کا کھلا ثبوت ہے۔

عبدالستار افغانی کی موت صرف ایک شخص اور پارلیمنٹیرین ہی کی موت نہیں بلکہ ایک زریں عہد کے خاتمے کا بھی اعلان ہے۔ بلاشبہہ عبدالستار افغانی نے اپنے طرزِ حکومت سے عہدِ قرونِ اولیٰ کی طرزِ حکمرانی کی یاد تازہ کر دی۔ ان کی زندگی سادگی' ایثار' قربانی' جدوجہد' زہد' قناعت' صبروشکر اور سب سے بڑھ کر عوامی خدمت سے مملو تھی۔ حقیقت یہ ہے کہ قحط الرجال کے اس دور میں عبدالستار افغانی کا دم ہمارے لیے کسی نعمتِ غیرمترقبہ سے کم نہ تھا ع

عالم میں تجھ سے لاکھ سہی تو مگر کہاں

(۲)

شمیم احمد

کسے معلوم تھا کہ کراچی کی ایک غریب بستی کے ایک غریب خاندان کا سپوت' گندی گلیوں میں کھیلنے کودنے والا بچہ بڑا ہو کر عروس البلاد کراچی کا رئیس اور ڈیفنس و کلفٹن جیسے پوش علاقے کا

رکن قومی اسمبلی بن جائے گا۔ قدرت نے انھیں بچپن ہی سے منفرد مزاج و ودیعت کر دیا تھا۔ انھوں نے گلی ڈنڈا کھیلا اور کنچے بھی چلائے لیکن اپنی بستی کے عوام کی خدمت اور فلاحی کاموں میں بھرپور کردار ادا کرتے رہے۔ ابھی وہ میٹرک بھی نہ تھے کہ نوعمری میں شادی ہوگئی۔ ساتھ ساتھ جوتے کی ایک دکان میں انھیں بٹھا دیا گیا۔ یہیں سے ان کی عملی زندگی کا آغاز ہوا۔

سیاسی زندگی کا آغاز ایوب خان کی بنیادی جمہوریت سے کیا۔ پھر کراچی کی تاریخ میں یہ منفرد اعزاز بھی انھیں حاصل ہوا کہ وہ بلدیۂ عظمیٰ کراچی کے دو مرتبہ میئر منتخب ہوئے۔ ان کی کامیابی کا راز ان کی اصول پسندی اور ضابطے کی پابندی تھی۔ کسی کی ترقی ہو یا کسی کا تقرر، کسی کا ٹھیکہ ہو یا کسی کا ذاتی کام، ضابطے کا دامن کبھی نہ چھوڑا۔ رشتہ دار ہوں یا پارٹی کے لوگ، دوست ہوں یا جرنلوں کی سفارش، ہمیشہ اپنے اصولوں پر ڈٹے رہے۔

وہ ایک بااصول اور خود دار شخص تھے۔ اصولوں کے لیے اہلِ خانہ، عزیز و اقربا اور خاندانی برادری کو بھی خاطر میں نہ لاتے، جو کہ ایک کڑی آزمایش ہوا کرتی ہے۔ اپنے بیٹے کی میڈیکل کالج میں داخلے کے لیے سفارش محض اس لیے نہ کی کہ میں کسی کا حق نہیں مارنا چاہتا۔ بڑے بیٹے کا پیدایشی کارڈ اس لیے نہ بنایا اور صاف انکار کر دیا کہ وہ میئر کی حیثیت سے کسی گم شدہ یا غائب شدہ ریکارڈ پر دستخط نہیں کر سکتے۔ خاندان کے اکثر لوگ ان سے اس بنا پر ناراض رہتے تھے کہ افغانی، میئر بن کر بھی ہمارے کام نہیں کرتا اور ہمارے بچوں کو ملازمتیں نہیں دیتا۔ مگر وہ خلاف ضابطہ کام کرنے کے لیے کبھی تیار نہ ہوئے۔

ایک بار ضیاء الحق کے ذاتی دوست صدر کی سفارش لے کر ان کے پاس آئے اور ایک کام کے ایگریمنٹ کے لیے کہا۔ افغانی صاحب نے جواب دیا کہ میں صدر کا ملازم نہیں ہوں بلکہ اہلِ کراچی کا خادم ہوں۔ میں وہ کروں گا جو شہر کے فائدے میں ہوگا، لہٰذا آپ صدر سے کہہ دیں کہ وہ یہ ایگریمنٹ خود کرلیں۔ جب ایم کیو ایم نے کارپوریشن پر قبضہ کیا تو انھوں نے بہت چھان پھٹک کی لیکن افغانی صاحب کا ایک معمولی فیصلہ بھی خلاف ضابطہ نہ پایا، اور بدعنوانی کا کوئی ایک الزام بھی عائد نہ کرسکے۔

نئے نئے میئر بنے تھے۔ کے ڈی اے کی گورننگ باڈی کے اجلاس میں ڈائرکٹر ظل احمد